سلسلہ نمبر ۴



مرزا قادیانی کیا ہے

صاحبزادہ رشید احمد صاحب

مرکز سراجیہ (رجسٹرڈ)

5877456

www.endofprophethood.com

markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرزا قادیانی کا تعارف

قادیانی جماعت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبے 'قادیان' میں 1839ء کو پیدا ہوا۔ اپنی پیدائش کی لمحہ بہ لمحہ رپورٹ مرزا قادیانی اپنی کتاب میں یوں لکھتا ہے۔ "میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا۔ اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا......اور میرا سر اس کے پاؤں میں تھا۔" (تریاق القلوب صفحہ 351، روحانی خزائن صفحہ 479 جلد 15 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ تھا جس نے تمام عمر اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ کے طور پر گذاری اور نماز کبھی نہ پڑھی۔ اس کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا۔ مرزا قادیانی کو بچپن میں دسوندی اور سندھی کے ناموں سے پکارا جاتا تھا۔ مرزا قادیانی نے 'کتاب البریہ' کے صفحہ 134 پر اپنی قوم مغل (برلاس) بتائی اور لکھا کہ میرے بزرگ ثمرقند سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے لیکن اس کتاب کے صفحہ 135 کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ میرے الہامات کی رو سے ہمارے آباؤ اولین فارسی تھے اور 1900ء تک اسی موقف پر قائم رہا۔ 5 نومبر 1901ء کو رسالہ 'ایک غلطی کا ازالہ' شائع کیا جس کے صفحہ 16 پر لکھا کہ میں "اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی"۔ اس کے ایک سال بعد اپنی کتاب 'تحفہ گولڑویہ' کے صفحہ 40 پر لکھا کہ میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے تھے اور اپنی کتاب 'چشمہ معرفت' میں اپنے آپ کو چینی الاصل ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اپنی تعلیم سے متعلق مرزا قادیانی لکھتا ہے "جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں.... ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کیلئے مقرر کئے گئے.... میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر (استاد کا احترام ملاحظہ فرمائیں) رکھ کر قادیان میں پڑھانے کیلئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا۔" (کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 162-163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 180-181 از مرزا قادیانی)

تعلیم کے علاوہ دیگر مصروفیات کے بارے میں مرزا قادیانی لکھتا ہے "میرے والد صاحب اپنے بعض آباؤ اجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلئے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کررہے تھے، انہوں نے ان ہی مقدمات

میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقت عزیز میرا ان بیہودہ جھگڑوں میں ضائع ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا۔ میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔ اس لئے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا رہا۔

(کتاب البریہ صفحہ 164 مندرجہ خزائن جلد 13 صفحہ 182 از قادیانی)

مرزا قادیانی کو چڑیا پکڑنے کا شوق تھا اور انہیں سرکنڈوں سے ذبح کر لیتا۔ قادیان کے چھپڑ میں تیراکی کا شوق تھا۔ اکثر جوتا الٹا سیدھا پہنا کرتا تھا۔ چابیاں ریشمی ازار بند کے ساتھ باندھا کرتا تھا۔ اوپر والے کاج میں نیچے والا بٹن اور نیچے والے کاج میں اوپر والا بٹن اکثر لگاتا اور جرابیں بھی الٹی پہنتا یعنی ایڑھی والا حصہ اوپر ہوتا۔ پسندیدہ بیٹھنے کی جگہ پاخانہ کیلئے استعمال ہونے والا کمرہ تھا جہاں کنڈی لگا کر دو، تین گھنٹے بیٹھا رہتا تھا۔ مرزا قادیانی کی طبیعت آوارہ اور فضول خرچی کا شوق غالب تھا۔ سیرت المہدی جلد اول صفحہ 34 پر مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنے باپ کا واقعہ اپنی والدہ کے حوالے سے لکھتا ہے "بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ 700 روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکہ دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 34 از مرزا بشیر احمد)

مرزا قادیانی نے تعلیم ادھوری چھوڑی اور گھر والوں کی ناراضگی سے تنگ آ کر سیالکوٹ کی کچہری میں 15 روپے ماہوار پر بطور منشی ملازم ہو گیا۔ سیرت المہدی کے مطابق مرزا قادیانی کی سیالکوٹ کی کچہری کی مدت ملازمت 1864ء تا 1868ء ہے۔ دوران ملازمت قانون کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور مختاری کا امتحان دیا مگر امتحان میں کامیاب نہ ہوا اور منشی سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اسی دوران انگریزی ڈپٹی کمشنر کے توسط سے مسیحی مشن کے ایک اہم اور ذمہ دار شخص نے ڈی سی آفس میں مرزا قادیانی سے ملاقات کی۔ گویا یہ انٹرویو تھا مسیحی مشن کا۔ یہ فرد واپس اپنے ملک روانہ ہو گیا اور مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان پہنچ گیا۔ باپ نے کہا کہ نوکری کی فکر کرو، جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں اور پھر بغیر مرسل کے پتہ کے منی آرڈر ملنے شروع ہو گئے۔ مرزا قادیانی نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی، بحث و مباحثہ، اشتہار بازی اور کفر و ارتداد پر مبنی تصانیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ پھر مرزا قادیانی نے اعلان کیا کہ وہ کتاب لکھے گا جو پچاس جلدوں پر مشتمل ہو گی لہٰذا تمام مسلمان مخیر حضرات اس کی طباعت وغیرہ کیلئے پیشگی رقوم ارسال کریں۔ مرزا قادیانی کے بیان کے مطابق

لوگوں نے پچاس جلدوں کی رقم پیشگی بھجوادی۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کے نام سے اس کتاب کو لکھا۔ پانچ جلدیں مکمل ہونے پر کیا اعلان کیا،لوگوں کے پیسے ہڑپ کرنے کیلئے کیا مضحکہ خیز دلیل دی ملاحظہ ہو۔"پہلے پچاس لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے، اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9 از مرزا قادیانی) مرزا قادیانی نے 85 کے قریب کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں کو علیحدہ علیحدہ بھی شائع کیا گیا اور 23 جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے ایک مجموعہ کی شکل میں اکٹھا کیا گیا ہے۔ ان کتابوں میں مرزا قادیانی نے سینکڑوں دعوے کیے۔ اس نے بتدریج خادم اسلام، مبلغ اسلام، مجدد، مہدی، مثیل مسیح، ظلی و بروزی نبی، مستقل نبی، انبیاء سے افضل حتیٰ کہ خدائی تک کا دعویٰ کیا۔ یہ سب کچھ ایک طے شدہ منصوبہ، گہری چال اور خطرناک سازش کے تحت کیا۔ حقیقت میں تو نبی، مہدی، مسیح، مجدد، عالم فاضل ہونا تو دور کی بات ہے مرزا غلام احمد قادیانی انسان بھی نہ تھا۔ خود اپنی ذات کے متعلق ایک شعر کہتا ہے کہ

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں	ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

بشر کی جائے نفرت یعنی مرزا قادیانی کی پہلی شادی حرمت بی بی سے ہوئی جس کو لوگ "پھجے دی ماں" کہا کرتے تھے۔ جس سے دو لڑکے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد پیدا ہوئے۔ اس کے بعد کافی عرصہ تک پہلی بیوی سے مباشرت ترک کیے رکھی۔ پھر پچاس سال کی عمر میں دوسری شادی کرلی اور پہلی بیوی کو کہلا بھیجا کہ آج تک تو جس طرح ہوتا رہا ہوتا رہا۔ اب میں نے دوسری شادی کرلی ہے۔ اس لئے اب اگر دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار رہوں گا۔ اس لئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو اور یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو۔ میں تم کو خرچ دیے جاؤں گا۔ اس نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں کیا طلاق لوں گی۔ پس مجھے خرچ ملتا رہے۔ میں اپنے باقی حقوق چھوڑتی ہوں۔

مرزا قادیانی کی دوسری بیوی کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ جس سے پچاس سال کی عمر میں شادی رچائی۔ نصرت جہاں بیگم ماڈرن خاتون تھی اور مرزا قادیانی کے مریدوں کے ساتھ قادیان سے لاہور سینکڑوں میل کی مسافت طے کر کے کئی دن خریداری کیلئے لاہور میں گزارہ کرتی تھی۔ اگرچہ مرزا قادیانی دائمی مریض تھا اور نامردی کا اقرار بھی کرتا تھا تاہم اولاد کثرت سے ہوئی جس کی تعداد دس تھی۔

مرزا قادیانی کی زندگی کا سب سے دلچسپ واقعہ محمدی بیگم سے نکاح کی خواہش کے متعلق ہے جس پر وہ دل ہار بیٹھا اور اسے حاصل کرنے کیلئے عجیب و غریب ہتھکنڈے استعمال کیے جن میں سب سے زیادہ دلچسپ یہ اعلان تھا کہ "خدا نے آسمان پر محمدی بیگم سے میرا نکاح کر دیا ہے اور وہ ضرور میری ہوگی۔" لیکن نکاح نہ ہوا

تھا، نہ ہوا البتہ محمدی بیگم کے والدین نے اس کی شادی سلطان محمود سے کردی اور اللہ پاک نے محمدی بیگم کو تین بیٹے عطا کئے۔ چونکہ محمدی بیگم بھی مرزا قادیانی کے خاندان سے تھی اور خاندان والوں نے اس کا نکاح دوسری جگہ کروادیا تھا۔ مرزا قادیانی کی پہلی بیوی نے اس مسئلہ پر خاندان والوں سے قطع تعلق نہ کیا جس وجہ سے مرزا قادیانی نے اس کو طلاق دے دی۔

دنیا میں بہت سے گمراہ اور جھوٹے مدعی نبوت گذرے ہیں جنھوں نے ایک آدھ دعویٰ کیا مگر مرزا قادیانی کے دعوؤں کا کوئی حد اور شمار نہیں۔ مرزا قادیانی سینکڑوں دعوے کر کے تمام مدعیان نبوت سے کفر اور دجل میں سبقت لے گیا۔ دعوؤں کی کثرت کی وجہ سے مرزائی امت بھی مرزا قادیانی کا تعین نہیں کرسکی کہ وہ کیا چیز ہے؟ کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی مجدد زماں یا امام دوراں یا مہدی زماں ہونے کا دعوے دار تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعوے دار تھا۔ کوئی کہتا ہے کہ لغوی یا مجازی یا بروزی یا ظلی نبی ہونے کا دعوے دار تھا اور کوئی کہتا ہے کہ مرزا قادیانی غیر تشریعی نبی تھا اور کوئی اسے صاحب شریعت اور مستقل نبی مانتا ہے۔ مرزا قادیانی نے سینکڑوں دعوے کئے۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ جات میں سے کچھ حوالے کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کے دعوے

مرزا قادیانی کے سینکڑوں دعوؤں میں سے چند نمونے کے طور پر باحوالہ درج کئے جاتے ہیں۔

1) ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ:

سب سے پہلے مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں بمقابلہ آریہ وغیرہ الہام اور کشف کا دعویٰ کیا کہ میں ملہم من اللہ ہوں۔ چنانچہ اس کا دعویٰ ہے کہ خدا نے مجھے اپنے الہام وکلام سے مشرف کیا۔

(تریاق القلوب صفحہ 155 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 283 از مرزا قادیانی)

2) صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "انما امرک اذا اردت شیئا ان تقول له کن فیکون"۔ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(حقیقت الوحی صفحہ 105 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 108 از مرزا قادیانی)

3) وحی کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور وحی منقطع نہیں ہوئی اور وحی اور الہام ایک چیز ہے۔ جو کہے کہ دین میں وحی ختم ہوگئی میں اس دین کو لعنتی دین قرار دیتا ہوں۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 139، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 306 از مرزا قادیانی)

4) بیت اللہ ہونے کا دعویٰ:

خدا نے اپنے الہامات میں میرا نام بیت اللہ بھی رکھا ہے۔

(حاشیہ اربعین نمبر 4 صفحہ 15، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 446 از مرزا قادیانی)

5) مجدد ہونے کا دعویٰ:

"جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں کا ظہور ہونے لگا تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔" (کتاب البریہ صفحہ 168، حاشیہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

6) حارث ہونے کا دعویٰ:

حدیث شریف کی کتاب ابوداؤد میں ہے کہ ایک شخص حارث نامی، امام مہدی کی تائید اور مدد کیلئے لشکر لے کر ماوراء النہر سے روانہ ہوگا۔ جس کے مقدمۃ الجیش پر ایک سردار ہوگا۔ جس کا نام منصور ہوگا۔ ہر مسلمان پر اس کی نصرت ضروری ہے۔

مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ 79، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 140 میں لکھتا ہے کہ "وہ حارث میں ہوں"۔ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حارث امام مہدی کا مددگار ہوگا، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی شخص مہدی بھی ہو اور حارث بھی۔

7) مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ:

"اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں، یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو بلکہ یہ وہی پرانا الہام ہے جو میں نے خدا تعالیٰ سے پاکر "براہین احمدیہ" کے کئی مقامات پر بہ تصریح درج کر دیا تھا... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگا دے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں۔ (ازالہ اوہام صفحہ 190 مندرجہ خزائن صفحہ 192 جلد 3 از مرزا)

8) مسیح موعود ہونے کا دعویٰ:

I "یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے اور شک محض نافہمی سے ہے"۔ (کشتی نوح صفحہ 48، روحانی خزائن صفحہ 52 جلد 19 از مرزا قادیانی)

II "مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مجھے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے"۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن صفحہ 210 جلد 18 از مرزا قادیانی)

9) حضرت عیسیٰؑ سے افضل ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو   اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء صفحہ 20، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی لکھتا ہے۔ "اس مسیح کے مقابل جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا۔ جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا"۔

(دافع البلاء صفحہ 13، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

10) ظلی و بروزی (غیر تشریعی) نبی ہونے کا دعویٰ:

مرزا لکھتا ہے کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی......میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212 از مرزا قادیانی)

11) نبوت و رسالت کا دعویٰ:

"سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص 11 خزائن جلد 18 ص 231 از مرزا قادیانی)

"حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 2، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 206 از مرزا قادیانی)

وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھو کہ قادیان اس لیے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ (دافع البلاء صفحہ 5، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220 از مرزا قادیانی)

12) مستقل صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ:

مرزا لکھتا ہے کہ مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

(اعجاز احمدی صفحہ 7، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 113 از مرزا قادیانی)

13) سابق انبیاء علیہ السلام ہونے کے دعوے:

مرزا لکھتا ہے کہ "میں آدم ہوں۔ میں شیث ہوں۔ میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں۔ میں

اسماعیل ہوں۔ میں یعقوب ہوں۔ میں یوسف ہوں۔ میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ ہوں۔"

(حاشیہ حقیقت الوحی صفحہ 72 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76 از مرزا قادیانی)

(14) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کا دعویٰ:

(I) مرزا لکھتا ہے کہ "اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز محمدؐ کے پاس ہی رہی"۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 12 روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 216 از مرزا قادیانی)

(II) "جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرق کرتا ہے اس نے مجھے نہیں جانا اور نہیں پہچانا"

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 258,259 از مرزا قادیانی)

(15) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ:

"مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہور میں آئے)

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 67 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 153 از مرزا قادیانی)

"ان چند سطروں میں چند پیش گوئیاں ہیں، وہ اس قدر نشانوں پر مشتمل ہیں جو دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 72 روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 72 از مرزا قادیانی)

"معجزہ اور نشان ایک ہوتا ہے" (تمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 47 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی سے پہلے گذشتہ تیرہ صدیوں میں بہت سے نبوت کے دعوے دار، مسیح ہونے کے دعوے دار اور مہدی ہونے کے دعوے دار گذرے ہیں۔ مرزا قادیانی نے جس قدر بھی دعوے کئے ہیں۔ وہ سب لفظ بلفظ گذشتہ مدعیان نبوت و مہدیت و مسیحیت سے چرائے گئے ہیں اور مرزا قادیانی کے دعوے گذشتہ کذابین اور مفترین کے باطل دعووں کا نچوڑ ہیں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے چوروں اور لٹیروں سے اپنے ایمان کی دولت کو بچا کر رکھیں، کہ مبادا کوئی رہزن اس لازوال دولت کو اچک کر نہ لے جائے۔ مرزا قادیانی کے سینکڑوں دعووں میں سے کچھ بہت ہی عجیب و غریب ہیں۔ ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کیا ہے؟

"مرزا قادیانی کیا ہے؟" بہت عجیب و غریب عنوان ہے۔ مرزا قادیانی کو قادیانی بھی متعین نہیں کر سکے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اس نے سینکڑوں روپ بدلے۔ ایک طرف کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل اور بروز ہوں اور دوسری طرف کہتا ہے کہ میں رام کرشن جی کا ظل اور بروز ہوں۔ فلمی دنیا کے بڑے سے بڑے ایکٹر سے بھی زیادہ روپ مرزا قادیانی بدلتا رہا۔ ان میں سے کچھ نمونہ کے طور پر درج کئے جاتے ہیں۔ جو قادیانیوں کی

اپنی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔

1) قادیانیوں کے مسیح موعود کا حاملہ ہونا:

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں اپنے حاملہ ہونے کا واقع یوں درج کرتا ہے: "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح صفحہ 47، مندرجہ خزائن جلد 19، صفحہ 50 از مرزا)

2) قادیانیوں کے مسیح موعود کا اللہ سے ہم بستری کا دعویٰ:

آج تک کسی شخص نے بھی اللہ تعالیٰ پر ایسا بیہودہ، گھٹیا اور بدترین کفریہ الزام نہیں لگایا۔ رجولیت کی طاقت کا اظہار (یعنی عمل قوم لوط) شیطان نے اس نورانی شخصیت کے روپ میں مرزا قادیانی سے کیا ہوگا۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے۔" (اسلامی قربانی ٹریکٹ نمبر 34، از قاضی یار محمد قادیانی مرید مرزا قادیانی)

3) قادیانیوں کے مسیح موعود کا خدا ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی اپنی کتاب میں لکھتا ہے (معاذ اللہ)

(I) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 564 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 564 از مرزا قادیانی)

(II) میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

(کتاب البریہ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 103 از مرزا قادیانی)

4) قادیانیوں کے مسیح موعود کا مریم ہونے کا دعویٰ:

قادیانیوں کی الہامی کتاب تذکرہ کے صفحہ 40 پر مرزا قادیانی لکھتا ہے "اور خدا تعالیٰ نے اس کتاب براہین احمدیہ میں میرا نام بھی مریم رکھا"

5) قادیانیوں کے مسیح موعود کا پتھر ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی "تذکرہ" کے صفحہ 36 پر لکھتا ہے "ایک شخص نے میرے پاؤں کو چوما اور میں نے کہا حجر اسود میں

ہوں"۔

6) قادیانیوں کا مسیح ....گالیوں کا عالمی چیمپئن:

مرزا قادیانی کی کتابوں میں 450 سے زیادہ گالیاں لکھی گئی ہیں۔ بد خلق اور بد زبان ہونے میں مرزا قادیانی کا مقابلہ دنیا کے کسی باطل مذہب کا رہنما نہیں کر سکتا۔ مرزا قادیانی کے اخلاق کا نمونہ یعنی گالیاں روحانی خزائن میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

6) قادیانیوں کا مسیح ....بیماریوں کا عالمی چیمپئن:

مرزا قادیانی کی بیماریاں ایک مستقل موضوع ہیں۔ اسے سینکڑوں بیماریاں لاحق تھیں۔ نمونے کیلئے حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

"میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا اس لیے میری **حالت مردمی** کالعدم تھی۔" (تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ خزائن جلد 15 صفحہ 203 از مرزا قادیانی)

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے۔" (سیرت المہدی جلد دوم ص 55 از مرزا بشیر)

"اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے، اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں، وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں"۔ (ضمیمہ اربعین نمبر 3،4 صفحہ 4 از مرزا قادیانی)

8) قادیانیوں کے مسیح کا کرشن ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے "تذکرہ" صفحہ 381 پر اپنے بارے میں کہا ہے کہ "کرشن میں ہی ہوں"۔

9) قادیانیوں کے مسیح موعود کا امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے "تذکرہ" کے صفحہ 472 پر امین الملک جے سنگھ بہادر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

10) قادیانیوں کے مسیح موعود کا رودر گوپال ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کا الہام ہے "ہے رودر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے"۔ (تذکرہ صفحہ 380)

11) قادیانیوں کے مسیح موعودکا آریوں کابادشاہ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں لکھا ہے کہ "آریوں کا بادشاہ میں ہوں"۔ (تذکرہ صفحہ 381)

آریوں کے بادشاہ (مرزا قادیانی) نے اپنی رعایا کے بارے میں جو شاعری کی وہ ملاحظہ فرمایئے

چھپکے چھپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ سخت خبث اور نابکاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن پاک دامن ابھی بیچاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ 75،76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 75،76 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی رعایا کا حال آپ نے مرزا قادیانی کی شاعری میں ملاحظہ فرمالیا۔ اب سوچیں کہ اس رعایا کے بادشاہ کا کیا حال ہوگا؟

12) قادیانیوں کے مسیح موعودکا آسمانی دعویٰ:

مرزا قادیانی ایک نوعمر دوشیزہ محمدی بیگم پر دل ہار بیٹھا اور اسے حاصل کرنے کیلئے عجیب و غریب ہتھکنڈے استعمال کیے جن میں سب سے زیادہ دلچسپ یہ اعلان تھا کہ "خدا نے آسمان پر محمدی بیگم سے میرا نکاح کردیا ہے اور وہ ضرور میری ہوگی۔" لیکن نکاح نہ ہونا تھا نہ ہوا البتہ محمدی بیگم کے والدین نے اس کی شادی سلطان محمود سے کردی اور اللہ پاک نے محمدی بیگم کو تین بیٹے عطا کیے۔ مرزا قادیانی کے آسمانی نکاح کے اعلان کے بعد محمدی بیگم قادیانیوں کی روحانی ماں بن گئی کیونکہ مرزا قادیانی کو قادیانی نبی مانتے ہیں اور نبی کی بیوی پوری قادیانی امت کی ماں ہوئی۔ قادیانی امت کی ماں سے بچے سلطان محمود بیگی والا پیدا کرتا رہا۔ اس ذلت اور رسوائی سے بچنے اور محمدی بیگم کو حاصل کرنے کیلئے مرزا قادیانی اپنے الہام (بکی بکی گی) سے ڈراتا رہا کہ سلطان محمود مرجائے گا اور اس کا علاقہ بگی تباہ و برباد ہوجائے گا۔ مگر خدا کی قدرت کہ مرزا قادیانی کی سینکڑوں پیشگوئیوں کی طرح یہ بھی جھوٹی ثابت ہوئی۔

13) قادیانیوں کے مسیح موعودکا اصل تعارف:

مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں دوسو سے زائد تعارف کروائے۔ شاعرانہ زبان میں مرزا قادیانی اپنا اصل تعارف یوں پیش کرتا ہے۔

کرمِ خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

(درثمین صفحہ 116 مرزا قادیانی کی شاعری کی کتاب)

اس شعر میں قادیانیوں کے رہنما نے انکشاف کیا ہے کہ نہ میں مٹی سے بنا ہوں اور نہ انسان کا بچہ ہوں۔ میں تو انسانوں کی عار اور ان کی جائے نفرت یعنی شرمگاہ ہوں۔ قادیانیوں سے درخواست ہے کہ ان تمام باتوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے سرے سے فیصلہ کریں کہ "مرزا قادیانی کیا ہے؟"

مرزا قادیانی کا سب سے آخری دعویٰ کامل نبوت کا تھا جس پر وہ اپنی موت تک قائم رہا۔ اپنے تمام دعووں کو ثابت کرنے کیلئے مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں کو سچ کی کسوٹی بنایا مگر خدا نے جھوٹے کو ہر مقام پر رسوا کیا اور مرزا قادیانی کی سینکڑوں میں سے ایک بھی پیشگوئی پوری نہ ہوئی۔ کچھ پیشگوئیاں نمونے کے طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کی پیشگوئیاں

مرزا قادیانی اپنی پیشگوئیوں کے بارے میں لکھتا ہے کہ "واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 288 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 288 از مرزا قادیانی)

جھوٹ بولنے والے کے بارے میں لکھتا ہے کہ "جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔ (چشمہ معرفت صفحہ 2 مندرجہ روحانی جلد 23 صفحہ 231 از مرزا قادیانی)

لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ مرزا قادیانی نے زندگی میں جو بھی پیشگوئی دعویٰ کے ساتھ کی ایک بھی پوری نہ ہوئی حالانکہ اگر کوئی عام آدمی بھی دس بیس پیشگوئیاں کر دے تو کچھ اتفاقاً صحیح ہو ہی جاتی ہیں۔

1) مرنے کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی کی پیشگوئی ہے کہ "ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"۔ (تذکرہ صفحہ 584 طبع دوم از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی بالکل غلط ثابت ہوئی مرزا قادیانی برانڈرتھ روڈ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ میں 26 مئی 1906 کو ہیضہ سے مرا اور لاش مال گاڑی میں لاد کر قادیان پہنچا دی گئی۔

2) بیوہ سے نکاح کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی نے بکر و ثیب کی پیشگوئی کی جس کی تشریح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ "خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا۔ ایک بکر ہوگی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا وہ پورا ہو گیا اور اس وقت بفضل تعالیٰ چار پسر اس بیوی سے موجود ہیں اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 201 از مرزا قادیانی)

مرزا قادیانی کی کسی بیوہ عورت سے شادی نہ ہوئی اور وہ اس حسرت کو لئے دنیا سے کوچ کر گیا۔ یہ پیشگوئی ایک گپ اور جھوٹ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

3) پادری آتھم کی موت کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی نے پادری آتھم سے مباحثہ کیا جو کئی دن چلا۔ دلائل کے میدان میں ہارنے کے بعد آخر مرزا قادیانی نے اپنے پرچے میں تحریر کیا کہ خدا نے مجھے بتایا ہے کہ پادری عبداللہ آتھم 5 جون 1893 سے لیکر 15 ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ جس کی آخری تاریخ 5 ستمبر 1004ء بنتی ہے اور صاف صاف الفاظ میں یہ اقرار کیا کہ "میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ 15 ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے سزائے موت حاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کیلئے تیار ہوں، مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی .... اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لیے سولی تیار رکھوں اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو"۔ (جنگ مقدس صفحہ 211 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 293 از مرزا قادیانی) آخر 5 ستمبر 1003ء کا سورج غروب ہو گیا۔ 6 ستمبر 1004ء کو عبداللہ آتھم زندہ سلامت امرتسر پہنچ گیا۔ عیسائیوں نے امرتسر شہر میں اس کا عظیم الشان جلوس نکالا۔ مرزا قادیانی کی ہر طرف سے ذلت اور رسوائی ہوئی۔

4) ڈاکٹر عبدالحکیم کی موت کی پیشگوئی:

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے دعویٰ کیا کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی 4 اگست 1008 تک ہلاک ہو جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی کہ "اس ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے یہ پیشگوئی کہ اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1008 تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابلے پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے، خدا اس کی مدد کرے گا"۔ (چشمہ معرفت صفحہ 322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 336-337 از مرزا قادیانی) لیکن کیا ہوا؟ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے عین مطابق 4 اگست 1900ء سے پہلے پہلے مر گیا اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرزا قادیانی کے مرنے کے 11 برس بعد تک زندہ رہے

اور 1919ء میں فوت ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی سچی نکلی اور مرزا قادیانی کی جھوٹی۔ مرزائیوں کیلیے مرزا قادیانی کی کتاب چشمہ معرفت کا صفحہ 336-337 مرزا قادیانی کی ذلت اور رسوائی کا قیامت خیز زلزلہ بنا ہوا ہے۔

5) محمدی بیگم سے نکاح کی پیشگوئی:

محمدی بیگم کا قصہ بھی شہرہ آفاق ہے۔ مرزا قادیانی نے اپنے رشتہ داروں کی ایک نیک سیرت اور حسین لڑکی محمدی بیگم کا رشتہ طلب کیا مگر منظور نہ ہوا، ترغیب سے کام لیا گیا، منت سماجت، خوشامد وسفارش کی ساری ترکیبیں لڑائی گئیں، ڈرایا دھمکایا گیا حتیٰ کہ رشتہ نہ دینے کی صورت میں تباہی وبربادی اور موت تک کی پیشگوئیاں بھی کیں۔ محمدی بیگم کے والد نے اس کی شادی سلطان محمود پٹی والے سے طے کردی۔ اس پر مرزا قادیانی نے اپنی پیشگوئیوں سے ڈرانا دھمکانا شروع کردیا اور کہا کہ سلطان محمود مر جائے گا اور اس کا علاقہ پٹی روئے زمین سے غائب ہو جائے گا جب یہ تمام ہتھکنڈے کام نہ آئے تو اس نے نئی چال چلی اور کہنے لگا کہ خدا تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح محمدی بیگم سے کردیا ہے اور وہ اب میری منکوحہ ہے اور میری ہی ہو کر رہے گی۔ محمدی بیگم کی شادی سلطان محمود سے ہوئی سلطان بھی زندہ رہا اور محمدی بیگم بھی خوشحال رہی۔ مرزا قادیانی تمام عمر محمدی بیگم کو حاصل کرنے کے لئے مختلف ہتھیار استعمال کرتا رہا مگر ذلت ورسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔

6) طاعون:

جب ہندوستان میں طاعون کی بیماری پھیلنی شروع ہوگئی تو مرزا قادیانی نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہنا شروع کردیا کہ یہ بیماری میری پیشگوئی کے مطابق ہے جو پوری ہوئی اور یہ بیماری میرے دشمنوں کے لئے آئی ہے اور قادیان میں داخل نہیں ہوگی اور باہر سے بھی کوئی طاعون زدہ قادیان آئے گا تو اچھا ہو جائے گا۔ کچھ ہی دنوں میں طاعون قادیان میں داخل ہوگئی تو مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی کہ طاعون اس کے گھر میں نہیں آئے گی اور اس کی جماعت اس سے محفوظ رہے گی مگر مرزا قادیانی کے کئی ساتھی طاعون سے ہلاک ہوئے اور یہ بیماری اس کے گھر میں بھی داخل ہوگئی اور اسے مجبوراً گھر چھوڑنا پڑا اور شہر سے کئی میل دور باغ میں جا کر رہا۔

7) زلزلہ کی پیشگوئی:

مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی تھی کہ آئندہ ایک ایسا زلزلہ آنے والا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔ مرزا قادیانی نے اس کا نام "زلزلۃ الساعۃ" رکھا یعنی قیامت کا زلزلہ اور اس کیلئے بہت سے اشتہارات جاری کئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں لکھا کہ "آئندہ زلزلے کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیشگوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

صفحہ 92-93) مرزا کی زندگی میں کوئی قیامت خیز زلزلہ نہیں آیا لہٰذا یہ پیشگوئی حرف بحرف غلط ثابت ہوئی۔

8) لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی:

قصبہ قادیان میں مرزا منظور محمد صاحب مشہور شخصیت تھے۔ انکی اہلیہ کا نام محمدی بیگم تھا۔ (یہ وہ محمدی بیگم نہیں جس سے مرزا ساری زندگی شادی کی کوشش کرتا رہا اور رسوا ہوا) میاں منظور محمد صاحب کی اہلیہ 1906ء میں حاملہ ہوگئیں۔ مرزا قادیانی اپنے الہام میں لکھتا ہے کہ "7 جون 1906ء کو بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے (i) بشیر الدولہ (ii) عالم کباب

(تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم صفحہ 615 از مرزا قادیانی)

19 جون 1906ء میاں منظور محمد کے اس بیٹے کا نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مندرجہ ذیل معلوم ہوئے۔ (i) کلمۃ العزیز (ii) کلمۃ اللہ خاں (iii) ورڈ (iv) بشیر الدولہ (v) شادی خان (vi) عالم کباب (vii) ناصر الدین (viii) فاتح الدین (ix) ھٰذا یوم مبارک۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم صفحہ 620 از مرزا)

مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کے صرف 27 دن بعد پیر منظور محمد کے گھر میں 17 جولائی 1906ء بروز منگل لڑکی پیدا ہوئی۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات طبع دوم صفحہ 651 از مرزا قادیانی) کچھ عرصہ بعد لڑکی اور اس کی ماں محمدی بیگم بھی مرگئی اور 9 نام والا لڑکا نہ آنا تھا نہ آیا۔

مرزا قادیانی کا آخری دعویٰ کامل نبوت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جانے کا تھا۔ جس سے توبہ کرنے کی توفیق آخر وقت تک نہ ہوئی اور وہ اسی دعوے پر مرا۔

عبرت ناک موت:

مرزا قادیانی اپنی تمام تر خباثتوں اور باطل دعووں سمیت ہیضہ کے مرض (جسے مرزا قادیانی قہر الٰہی کا نشان اور ہیضہ سے مرنے کو لعنتی موت قرار دیتا تھا) میں مبتلا ہوکر 26 مئی 1908ء کو اپنے ایک مرید کے گھر واقع برانڈرتھ روڈ لاہور میں مرا۔ مرزا قادیانی کی زندگی کا آخری فقرہ "میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہوگیا ہے" تھا (مندرجہ حیات ناصر صفحہ 14)۔ بوقت موت غلاظت اوپر اور نیچے سے بہہ رہی تھی۔ اپنی ہی غلاظت کے اوپر گر کر مرجانے سے زیادہ عبرتناک موت اور کیا ہوسکتی ہے؟ لاش مال گاڑی (جسے دجال کا گدھا کہا کرتا تھا) میں لاد کر قادیان پہنچائی گئی جہاں مٹی میں دبا گیا۔

اگر مرزا ہوتا خدا کا نبی ۔۔۔ تو ٹٹی پہ گر کر نہ مرتا کبھی

اپیل

بحمد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور شیخ المشائخ **حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب** دامت برکاتہم
کی دعاؤں اور سرپرستی میں مرکز سراجیہ لاہور میں مسلمانوں کو دین متین کی ظاہری حفاظت کے ساتھ باطنی رہبری، تزکیہ نفس
اور تصوف کی اصل روح سے روشناس کرایا جارہا ہے اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کام بھی جاری ہے۔
جدید دینی تعلیم عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق بچوں، بڑوں اور خواتین کو فراہم کرنے کیلئے پہلے قدم کے طور پر مدرسہ
رحمۃ للعالمین کا قیام ہے جو مرکز سراجیہ میں قائم کیا جاچکا ہے اور اس کے علاوہ قادیانیت کے ناپاک عزائم سے مسلمانوں کو
آگاہ رکھنے کیلئے جدید لائبریری کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے جہاں سے ہر قسم کا دینی لٹریچر عوام الناس میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
فی الحال؛ مرکز سراجیہ کرایہ کی جگہ پر یہ سب کام سرانجام دے رہا ہے۔ جلد از جلد مرکز کیلئے مستقل وسیع جگہ درکار ہے۔ جس
میں بڑی جامع مسجد، جدید دینی درسگاہ، جدید لائبریری، غریب نادار لوگوں کیلئے ویلفیئر ہسپتال کا منصوبہ شامل ہے۔ تمام مخیر
خواتین و حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات، صدقات، زکوٰۃ **مرکز سراجیہ** کو دیں تاکہ ان امور
دینیہ اور جملہ منصوبوں کی تکمیل میں آپ کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین
آپ اپنے عطیات پے آرڈر یا ڈرافٹ کی صورت میں (کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 82-1246 بنام مرکز سراجیہ ٹرسٹ، حبیب بنک
فیکٹری ایریا گلبرگ برانچ) میں بھیج سکتے ہیں

اے مسلماں! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے
تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ دکھتا ہے

7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو ان کے کفریہ عقائد کی بناء پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ 26 اپریل 1983ء کو حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روک دیا۔ اگر کوئی قادیانی ایسا کرتا نظر آئے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298/C کے تحت ثبوت اور معززین علاقہ کے ہمراہ تھانہ میں جاکر ان کے خلاف مقدمہ درج کروائیں۔ یہ آپ کا قانونی اور مذہبی فریضہ ہے۔

مرکز سراجیہ گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 5877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

نوٹ: ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر ہر قسم کا لٹریچر مندرجہ بالا پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کریں نیز حوالہ جات کی تصدیق کے لیے رابطہ کریں